بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
یوم یکشنبہ
خطبہ نمبر ۲۸
فی پرچہ ۱۰ /

قیمت سالانہ
خطبہ نمبر ۵ روپے
ربوہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۴ تبوک ۱۳۳۷ھ ش | ۱۴ ستمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ابنائے فارموسا کی صورت حال کے متعلق امریکہ اور جاپان کا مشترکہ اعلان

یہ تمام قضیہ پُر امن طریق سے طے ہونا ضروری ہے۔ چین نے طاقت استعمال کر کے کشیدگی میں اضافہ کیا ہے

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ امریکہ اور جاپان میں اس بات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ ابنائے فارموسا کی صورت حال کا پُر امن طریق سے تصفیہ ہونا چاہئے۔ یہ بات اس مشترکہ اعلان میں بتائی گئی ہے جو کل واشنگٹن میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر فوجی یاما کے درمیان طویل بات چیت کے بعد جاری کیا گیا ہے۔ اس اعلان کی رو سے دونوں وزرائے خارجہ اس بات پر بھی متفق ہیں کہ چین نے طاقت کا استعمال کر کے صورت حال کو اور زیادہ نازک بنا دیا ہے۔ اس کی اس روش کے باعث مشرق بعید میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ اور جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بعد میں جاپان کے وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا مجھے یقین ہے کہ فارموسا کے تنازعہ کا پُر امن تصفیہ ہو جائے گا۔ کل امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ امریکہ ضرورت پڑنے پر جزائر کیماے اور متسو کا دفاع کرے گا ادھر چین کے ساحلی توپ خانے نے کل بھی جزیرہ کیماے پر گولہ باری جاری رکھی جو جہاز رسد کا سامان لے کر جزیرے کی طرف گئے تھے۔ ان پر بھی گولے پھینکے گئے۔ تاکہ جزیرے میں مقیم کومنتانگ فوجوں کو مزید کمک نہ پہنچ سکے۔ کل کومنتانگ حکومت کے ایک ترجمان نے اس خیال کا اظہار کیا کہ جزائر کیماے اور متسو کے دفاع کے لئے امریکی بری فوجوں کو مداخلت کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ فرض کومنتانگ فوجیں خود ہی ادا کریں گی۔

جاپان متحدہ عرب جمہوریہ کو ساڑھے تین کروڑ ڈالر قرض دینے پر رضامند ہو گیا

یہ رقم پانچ سالہ صنعتی پروگرام کے لئے مشینیں خریدنے پر خرچ کی جائیگی

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ جاپان متحدہ عرب جمہوریہ کے پانچ سالہ صنعتی پروگرام کے لئے ۳½ کروڑ ڈالر بطور قرض دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ یہ رقم جاپان سے مشینیں خریدنے پر صرف کی جائے گی۔ یہ قرض دس سال میں واجب الادا ہوگا۔ کل اس سلسلہ میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے جمہوریہ کے وزیر صنعت و تجارت مسٹر عزیز صدقی نے اور جاپان کی طرف سے صنعت و تجارت کے جاپانی وزیر مسٹر تاکاساکی نے دستخط کئے۔ معاہدے پر دستخط ثبت ہونے کی اس رسم کے وقت جاپان کے وزیر اعظم مسٹر کیشی بھی موجود تھے۔

امجد علی اور مسٹر ارد شیر لندن میں

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خزانہ سید امجد علی نے کل لندن پہنچنے پر پاکستان میں صنعتی ترقی کی رفتار سست کر کے زرعی پیداوار بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا سید امجد علی اور وزیر صنعت سردار رشید انٹریال جا رہے ہیں۔ جہاں وہ اقتصادی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ سید امجد علی نے کہا کہ پاکستان میں مزید اراضی زیر کاشت آنی چاہئے۔ اسی طرح سیم اور تھور کا مسئلہ فوری توجہ کا مستحق ہے۔

جلال بایار افغانستان کے دورے پر کابل پہنچ گئے

کابل ۱۳ ستمبر۔ ترکی کے صدر جناب جلال بایار کل افغانستان کے دس روزہ دورے پر انقرہ سے کابل پہنچے۔ افغانستان کے فرمانروا ظاہر شاہ وزیر اعظم سردار محمد داؤد خان اور اعلیٰ سول و فوجی حکام نے ان کا استقبال کیا۔ صدر کے ہمراہ ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر زورلو بھی افغانستان آئے ہیں۔ پچھلے سال جب شاہ ظاہر شاہ ترکی گئے تھے۔ تو انہوں نے صدر جلال بایار کو افغانستان آنے کی دعوت دی تھی۔

مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کی صحت کے لئے دعا کی درخواست

جیسا کہ کراچی سے آمدہ اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کو وہاں تانگہ سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں اور پانچویں پسلی پر معمولی فریکچر بھی ہے۔ احباب مکرم مولانا صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کے امتحان بی ٹی میں

ایک احمدی خاتون کی نمایاں کامیابی

یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی کہ امسال ایک احمدی خاتون ریحانہ ستارہ صاحبہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے B.T. کے امتحان گروپ B میں تمام یونیورسٹی میں دوم آئی ہیں۔ انہوں نے یہ امتحان ویمن ٹریننگ کالج سے دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔

محمد عمر بشیر احمد جنرل سیکرٹری صوبائی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ عالمی بنک نے بھارت کو مزید ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

سینما اور گانا بجانا شیطان کے ہتھیار ہیں جن سے وہ لوگوں کو ورغلاتا ہے

تاریخ بتاتی ہے کہ اکثر مسلمان حکومتیں محض گانے بجانے کے شوق کی وجہ سے ہی تباہ و برباد ہوئیں

اگر تاریخ کی گواہی سے بھی کسی قوم کو ہوش نہیں آتا تو اس کی زندگی سے اس کا مر جانا بہتر ہے

سینما دیکھنے والے نوجوان ہماری جماعت سے جتنی جلد علیحدہ ہو جائیں ہمارے لئے اتنا ہی بہتر ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ اگست سنہ ۱۹۵۸ء

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

یا ایھا الذین لا تتبعوا خطوات الشیطان (سورۂ نور رکوع ۳)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو ہدایت

دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مومنو تم شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کے ذرائع ہیں جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے۔ پس عیاشی کے تمام سامان اور باجے اور گانا بجانا شیطان کے ہتھیار ہیں۔ جن سے وہ لوگوں کو ورغلایا کرتا ہے۔ اسی لئے میں نے جماعت کو ہدایت کی تھی۔ کہ سینما نہ دیکھا کرو۔ کیونکہ اس میں بھی گانا بجانا ہوتا ہے۔ پہلے یہ چیز تھیٹر میں ہوا کرتی تھی۔ لیکن جب سے ٹاکی نکل آئی ہے۔

سینما میں

بھی یہ چیز آگئی ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ بڑے پیمانہ پر آ گئی ہے۔ کیونکہ تھیٹر کا صرف ایک شو ہوتا تھا۔ جس میں بڑے بڑے ایکٹروں کو لینا بہت بڑے اخراجات کا متقاضی ہوتا تھا جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اور پھر ایک شو صرف ایک ہی جگہ دکھایا جا سکتا تھا۔ مگر اب ایک فلم سے ہزاروں فلمیں تیار کر کے سارے ملک میں پھیلا دی جاتی ہیں اور بڑے بڑے ماہر فن گویوں کو بلایا جاتا ہے اس لئے تھیٹر سے سینما کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے۔

چند دن ہوئے مجھے ملتان سے ایک دوست کا خط آیا ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں میں

سینما دیکھنے کا رواج

پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس کی روک تھام کی جائے۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ یہ نوجوان اتنے جاہل کیوں ہو گئے کہ انہیں اپنی تاریخ کا بھی پتہ نہیں اگر وہ پڑھے لکھے ہوتے اور انہیں تاریخ سے ذرا بھی واقفیت ہوتی تو انہیں معلوم ہوتا کہ بغداد بھی گانے بجانے سے تباہ ہوا ہے۔ جب

ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا

تو بادشاہ کی اس وقت یہی آواز آتی تھی کہ گانے والیوں کو بلاؤ گانے والیوں کو بلاؤ بغداد پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا جو حملہ کرے گا وہ خود تباہ ہو جائے گا۔ لیکن جب اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ تو ہلاکو نے اپنا ایک آدمی اس کے پاس بھجوایا۔ اور کہا کہ مجھے آ کر ملو۔ معتصم باللہ جو

بغداد کا آخری بادشاہ

تھا وہ ہلاکو کے اس پیغام پر اس سے ملنے کے لئے گیا۔ ہلاکو خان نے اس کے پہنچتے ہی حکم دے دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ پھر اس نے اسکے ولیعہد کو مار ڈالا۔ اور اس کے بعد بغداد پر حملہ کر کے اٹھارہ لاکھ آدمی ایک دن میں قتل کر دیئے۔ اور شاہی خاندان کے جو افراد وہاں تھے ان میں سے کوئی ایک فرد بھی نہ چھوڑا سب کو ہلاک کر دیا۔ تا کہ آئندہ تخت کا کوئی دعویدار کھڑا نہ ہو۔ غرض خلافت عباسیہ تباہ ہوئی تو گانے بجانے کی وجہ سے۔ اسی طرح

مغل تباہ ہوئے تو گانے بجانے کی وجہ سے

محمد شاہ رنگیلے کو "رنگیلا" کیوں کہا جاتا ہے۔ اسی لئے کہ وہ گانے بجانے کا بہت شوقین تھا۔ بہادر شاہ جو ہندوستان کا آخری مغل بادشاہ تھا۔ وہ بھی اسی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوا۔ انگریزوں کی فوجیں کلکتہ سے بڑھ رہی تھیں۔ الہ آباد سے بڑھ رہی تھیں۔ کانپور سے بڑھ رہی تھیں میرٹھ سے بڑھ رہی تھیں۔ بہادر پور سے بڑھ رہی تھیں اور بادشاہ کے حضور گانا بجانا ہو رہا تھا۔ آخر انہوں نے اس کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اور خوان میں لگا کر اس کی طرف بھیجے۔ کہ یہ آپ کا تحفہ ہے۔ کسی کا ایک بیٹا مر جاتا ہے۔ تو وہ رو رو کر

آسمان سر پر

اٹھا لیتا ہے مگر بہادر شاہ کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اس کی طرف بھیجے گئے۔ اس نے درخواست دی تھی۔ کہ میرا وظیفہ بڑھایا جائے۔ انگریزوں نے اس کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اور خوان میں لگا کر اس کی طرف بھیج دیئے۔ اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ یہ آپ کا بڑھا ہوا وظیفہ ہے۔

غرض تمام تباہی جو مسلمانوں پر آئی۔ زیادہ تر گانے بجانے کی وجہ سے ہی آئی ہے۔

اندلس کی حکومت

گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ مصر کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔ مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو

فاطمی بادشاہ

اس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھا۔

خدا نے مسلمانوں کو معزز بنایا تھا۔ مگر نہ معلوم وہ میراثی کب سے بن گئے۔ ہر ایک کو شوق ہے۔ کہ میراثی بن جاؤں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی مغل ہے کوئی پٹھان ہے۔ کوئی سید ہے۔ اور کوئی کسی اور معزز قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر تمہیں میراثی بننے کا ہی شوق تھا۔ تو

تمہیں چاہیئے تھا

کہ تم میراثیوں کے گھروں میں پیدا

ہو جاتے۔ مگر ایک طرف تو یہ کیفیت ہے کہ ہر شخص کو میراثی بننے کا شوق ہے اور دوسری طرف یہ حالت ہے کہ ذرا کسی سے کہہ دو کہ فلاں میراثی کی لڑکی سے شادی کر لو۔ تو وہ لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے کہ کیا تم مجھے میراثی سمجھتے ہو مگر بازار میں سے گزرتے ہوئے وہ وہی سر بی لگاتا ہے جو میراثی لگایا کرتے ہیں اس کا بیٹا بھی وہی سر بی لگاتا ہے جو میراثی لگایا کرتے ہیں۔ اور اس کی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ غرض وہ آپ میراثی بنتا ہے اس کے بچے میراثی بنتے ہیں۔ اس کی بیوی میراثن بنتی ہے لیکن اگر کہا جائے کہ فلاں میراثی کا رشتہ لے لو تو وہ برا مناتا ہے گویا اپنی بیوی کو میراثن بنانے میں تو وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا اپنے بچوں کو میراثی بنانے میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا اسی طرح آپ میراثی بننے وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن میراثی کو لڑکی دینے یا اس کی لڑکی لے لینے میں بڑی ذلت محسوس کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کے متعلق

بڑا بھاری سبق

دیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ انہوں نے پھر بھی نصیحت حاصل نہ کی۔ دلی کی تباہی اس کی وجہ سے ہوئی۔ بغداد کی تباہی اس کی وجہ سے ہوئی۔ مصر کی تباہی اسکی وجہ سے ہوئی۔ اندلس کی تباہی اس کی وجہ سے ہوئی۔ اور یا تو وہ سارا ملک مسلمانوں کا تھا۔ اور یا آج ایک ہی مسجد جو وہاں باقی ہے۔ عیسائی اس کو بھی گرانے کی فکر میں ہیں۔ غرض مسلمانوں پر انتہاء درجہ کا ظلم ہوا مگر اب بھی انہیں یہی شوق ہے۔ کہ سینما دیکھیں اور گانا بجانا سنیں۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ بڑا اچھا سینما آگیا ہے جس کے دوسرے معنوں میں یہ معنے ہوتے ہیں کہ بڑا اچھا میراثی آگیا ہے۔ غرض مسلمان برابر عیش و طرب میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بھی خدا تعالیٰ نے اس بات سے ڈرایا تھا اور فرمایا تھا کہ یا تی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ (تذکرہ ص۱۶۲) یعنی تجھ پر بھی ویسا ہی زمانہ آنے والا ہے۔ جیسے موسیٰ پر آیا تھا۔ عام طور پر اس کے یہ معنے سمجھے جاتے ہیں کہ جس طرح موسوی قوم کو فرعونی مظالم کا مقابلہ کرنا پڑا اسی طرح جماعت احمدیہ کو بھی مختلف ابتلاؤں سے گزرنا پڑے گا لیکن ایک اور بات

جس کی طرف اس الہام میں اشارہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ یہودی مرد اور یہودی عورتیں ناچنے گانے میں بڑی مشہور ہیں۔ پس اس الہام میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ تیری قوم پر بھی ایک ایسا ہی زمانہ آنیوالا ہے یعنی وہ بھی اپنے اصل فرض کو بھول کر گانے بجانے کی طرف توجہ کر لیں گی۔

میں تو سمجھتا ہوں

کہ اگر تاریخ کی گواہی سے بھی کسی قوم کو ہوش نہیں آتا اور وہ اسی راستہ پر قدم مارتی جاتی ہے جس پر چل کر پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ تو اس قوم کا مر جانا اس کی زندگی سے بہتر ہوتا ہے۔ میرے نزدیک ملتان کے سیکرٹری کو جس نے یہ چٹھی لکھی ہے مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسے چاہیئے تھا کہ ساری جماعت کے سامنے مسجد میں اس نوجوان کو کھڑا کرتا اور اسے کہتا کہ وہ سب لوگوں کے سامنے یہ الفاظ کہے کہ میں اپنے اس فعل سے ساری جماعت کو تباہ کر دوں گا۔ میں احمدیت کو مٹا دونگا کیونکہ جو کام میں کر رہا ہوں۔ اس سے میں بھی مٹوں گا۔ اور احمدیت بھی مٹے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک خبیث سے خبیث منافق بھی یہ الفاظ کہنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ وہ جماعت سے

اپنی علیحدگی کا اعلان کر دے

لیکن ایسا شخص جماعت سے جتنی جلدی نکل جائے اتنا ہی اچھا ہے اور اس کے نکلنے سے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ بلکہ ہماری ترقی ہی ہوگی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسی غلطی میں مبتلا رہے۔ کہ میں اپنے ہاتھ سے مسلمانوں کو کس طرح سزا دوں حالانکہ سوال یہ ہے۔ کہ جب مسلمان دوسرے مسلمانوں کو مارنے کے لئے کھڑے ہو جائیں تو وہ مسلمان ہی کب رہتے ہیں کہ ان کو سزا دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کی جائے میں تو سمجھتا ہوں۔ اگر حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں مروان کو مروا دیا جاتا اور

عبداللہ بن سباء

کو مروا دیا جاتا تو یہ فتنہ یہیں دب جاتا مروان یوں خبیث الفطرت آدمی نہیں تھا لیکن جب اس کی وجہ سے دوسرے مسلمان مارے جا رہے تھے تو اگر اس کی گردن اڑا دی جاتی تو اس میں کیا حرج تھا۔ اسی طرح عبداللہ بن سباء سالہا سال کوفہ اور مصر اور بصرہ میں فساد برپا کر رہا تھا۔ مگر اس کی گردن نہیں اڑائی گئی۔ گردن اڑائی گئی تو حضرت عثمان رضؓ

کی اڑائی گئی۔ جو خدا تعالیٰ کے خلیفہ تھے اگر مروان اور عبداللہ بن سباء کی گردنیں اڑا دی جاتیں تو نہ حضرت علی کا واقعہ ہوتا اور نہ امام حسین کی شہادت ہوتی پس ایسے لوگ اگر الگ ہو جائیں گے تو ہمارے لئے اس میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے لوگوں نے اس وجہ سے نقصان اٹھایا کہ انہوں نے مجرموں کو سزائیں نہ دیں اور یہ خیال کر لیا کہ مسلمانوں میں فساد نہ ہو۔ حالانکہ سزا دینا فساد پیدا کرنا نہیں۔ بلکہ فساد کو مٹانے کا ایک ذریعہ ہے پھر باقی

جماعت کا بھی کام ہے

کہ وہ ایسے مواقع پر متحد ہو جایا کرے اور کسی کو فساد پھیلانے نہ دے۔ اصل میں سارے کام جماعت کے ہوتے ہیں اکیلا آدمی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اگر حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں تمام مدینہ والے فتنہ پھیلانے والوں کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے تو کسی کی جرأت نہیں تھی کہ وہ حضرت عثمان رضؓ پر حملہ کر سکتا۔ انہیں یہ جرأت اسی لئے ہوئی کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضؓ اس وقت اکیلے ہیں۔ اور کوئی ان کی مدد نہیں کر رہا۔ لوگ یہ تو بحثیں کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان رضؓ کا کیا قصور تھا کہ ان کے زمانہ میں یہ فسادات ہوئے مگر یہ کبھی بحث نہیں کرتے۔ کہ مصر کے مسلمانوں کا کیا قصور تھا۔ کوفہ کے مسلمانوں کا کیا قصور تھا۔ بصرہ کے مسلمانوں کا کیا قصور تھا مدینہ کے مسلمانوں کا کیا قصور تھا؟ حالانکہ

اصل سوال

جس پر بحث ہونی چاہیئے۔ وہ یہی ہے اگر اس وقت سارے کے سارے مسلمان فتنہ پردازوں کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے تو کیا مروان یا عبداللہ بن سباء کی مجال تھی۔ کہ وہ فتنہ پھیلا سکتے۔ پس اس جھگڑے کا اصل حل یہی ہے کہ یہ ساری دلی کا قصور تھا اگر وہ سب کے سب مل جاتے تو کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ وہ کوئی فتنہ پیدا کر سکتا۔

دیکھو

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات

پر مولوی محمد علی صاحب نے ایک بڑا فتنہ کھڑا کیا۔ وہ جماعت میں بڑا اثر اور رسوخ رکھنے والے تھے۔ مگر ہماری جماعت نے ان کے مقابلہ میں ایسا اتحاد دکھایا کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکے۔ اور پھر تو ایسی حالت ہو گئی کہ یا تو ایک زمانہ میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ اٹھانوے فیصدی جماعت ہمارے

ساتھ ہے اور دو فیصدی ان کے ساتھ اور یا پھر انہوں نے کہا کہ میرے ساتھ تو صرف دو فیصدی جماعت ہے اٹھانوے فیصدی جماعت مرزا محمود احمد کے ساتھ ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ اگر غیر مبایعین کی تعداد صحیح طور پر معلوم کی جائے تو وہ دو فیصدی بھی نہیں نکلیں گے۔ اس سے کم ہی ہوں گے۔ ایک دفعہ

ایک غیر احمدی رئیس

جو راولپنڈی کے رہنے والے ہیں۔ مجھ سے ملنے کے لئے آئے انہیں لوگ عام طور پر احمدی کہتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو لوگ احمدی کہتے ہیں کیا یہ بات ٹھیک ہے وہ کہنے لگے ایک لحاظ سے تو یہ بات ٹھیک ہے لیکن ایک لحاظ سے غلط ہے۔ غلط اس لحاظ سے ہے کہ میں نے بیعت نہیں کی! اور صحیح اس لحاظ سے ہے کہ میری بیوی غیر مبایعین میں سے ہے! اور اس کی وجہ سے لوگ مجھے بھی احمدی کہہ دیتے ہیں پھر کہنے لگے میں ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کرنے کے لئے لاہور گیا مگر جب میں

ان کے مرکز میں پہنچا

تو وہ مجھے بالکل اجاڑ نظر آیا۔ میں نے کہا۔ ایسی اجاڑ جگہ پر میں نے بیعت کیا کرنی ہے چنانچہ بغیر بیعت کئے میں واپس آگیا۔ پس اس لحاظ سے کہ میں نے بیعت نہیں کی میں احمدی نہیں۔ لیکن اس لحاظ سے کہ میری بیوی احمدی ہے اور اس کا مجھ پر اثر ہے میں بھی احمدی ہوں اور احمدی دوستوں کی خدمت کا مجھے ہمیشہ خیال رہتا ہے۔

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مذکورہ بالا مضمون پر ایک ایمان افروز خطبہ ۲۲ اگست ۵۸ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ وکالت مال تحریک جدید نے اسے الگ طور پر بھی شائع کرایا ہے جو صرف ایک آنہ کا ٹکٹ بھجوا کر منگوایا جا سکتا ہے

(قائم مقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپؑ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

از خورشید احمد صاحب منیر واقفِ زندگی مربی سلسلہ احمدیہ لاہور

تکمیل شریعت

اس امر میں کسی کو کلام نہیں۔ کہ انسانی ہدایت مختلف منازل طے کرتی ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر آ کر مکمل ہو گئی۔ اور اب قیامت تک بنی نوع انسان کے لئے کلام اللہ قرآن مجید کے علاوہ کسی نئی ہدایت یعنی شریعت کی ضرورت نہیں۔ کلام الٰہی باآواز بلند کہہ رہا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔

پس جہاں تک شریعت کے مکمل ہونے کا سوال ہے وہ لاریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔

اشاعت شریعت

لیکن جہاں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کاملہ کی اشاعت اور قیام کا سوال ہے۔ یہ عظیم الشان کام ابھی باقی ہے اور تا قیامت باقی رہے گا اس میں کوئی شک نہیں کہ خود سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہؓ نے اشاعت اسلام اور قیام شریعت کے لئے اپنی مطہر زندگیاں وقف کر رکھی۔ اور نہایت انتہائی ناموافق حالات کے باوجود بہت بڑی قربانیاں دے کر اس مقدس فریضہ کو نبھایا۔ آپ کے وصال کے بعد خلفاء راشدین نے منظم طور پر اشاعتِ شریعت کا کام جاری رکھا۔ اور اسلامی جھنڈا ایک طرف تو فارس کی سرزمین پر لہرا دیا۔ اور دوسری طرف افریقہ کے تپتے ہوئے میدانوں میں گاڑ دیا۔ یہ عظیم الشان کام منظم طور پر جاری ہی تھا کہ بدقسمتی سے مسلمانوں نے اختلافات پیدا کر کے خود اپنے ہاتھوں ہی تنظیم کو ختم کر دیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام کے لئے قائم کی تھی اور خلافت جیسی نعمت کی برکات سے محروم ہو گئے گو انفرادی طور پر ہر زمانہ میں اشاعت شریعت کا کام مختلف بزرگان امت کے ذریعہ جاری رہا اور انہوں نے اپنے اپنے وقت پر تازہ بتازہ نشانات کے ذریعہ صداقت اسلام کو دنیا پر ظاہر کیا۔ مگر وہ تنظیم مفقود تھی جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں تھی۔

ہمارا زمانہ اور اشاعت اسلام

گزشتہ بزرگانِ امت نے بے حد ناموافق حالات کے باوجود پوری جانفشانی کے ساتھ اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کیا۔ حالانکہ ان کے زمانہ میں وہ سہولتیں اور آرام ہرگز میسر نہ تھا۔ جو اب ہمارے زمانہ میں ہیں۔ ہمارے زمانہ میں ریل، تار، ڈاک، ہوائی جہاز، چھاپے وغیرہ بے شمار آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ساری دنیا میں آنا جانا اور اپنی آواز پہنچانا ایسے ہی آسان ہو گیا ہے جیسا کہ ایک شہر کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک۔ اس زمانہ میں ایک اور بہت بڑی آسانی میسر آ گئی ہے۔ جو پہلے زمانوں میں میسر نہ تھی۔ وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنے عقیدہ اور مذہب کو پرامن طور پر پھیلانے کی اجازت ہے۔ قانونی طور پر اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اب اگر ہم کلام اللہ یعنی قرآنی شریعت کی اشاعت نہ کریں۔ اسے غیر قوموں کے سامنے پیش نہ کریں۔ بلکہ اپنے گھروں میں بند رکھیں۔ تو ہمارا اپنا قصور ہو گا۔ اور ہم اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

مسیح موعودؑ و مہدی معہود کا زمانہ

چونکہ اس زمانے میں اشاعتِ شریعت اور قیام شریعت کے بڑی کثرت سے سامان پیدا ہو گئے تھے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق احسن مناسب اور موزوں زمانہ میں مسیح موعود و مہدی معہود کو مبعوث فرماتا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور گزشتہ بزرگانِ امت کے فرمان کے مطابق یہ معرکہ اسی نے سرانجام دینا تھا۔ ضرورت زمانہ باآواز بلند پکار رہی تھی۔ کہ وہ موعود ظاہر ہو تا ان اختلافات کے وقت جو مسلمانوں میں شدت اختیار کر گئے تھے۔ ایک طرف انہیں ایک ہاتھ پر جمع کر کے منظم کرنے کی کوشش کرتا۔ اور دوسری طرف اسلام پر بیرونی حملوں کا دفاع کر کے اس کی صداقتیں تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ دنیا کے مذاہب کے سامنے پیش کرتا۔ جب کہ تمام مسلمان فرقے اس عظیم الشان کام سے بالکل غافل ہو کر باہم دست و گریبان ہو رہے تھے۔ پس اسی وقت اسلام کے لئے دو طور پر نہایت نازک وقت تھا ایک اندرونی اختلافات کی شدت کی وجہ سے۔ اور دوسرے بیرونی حملوں کی شدت کے باعث۔

ایک ضروری بات

اس زمانہ پر نظر کرتے ہوئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام کی موجودہ حالت خدائی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ اور اس کا علاج بھی خدا تعالیٰ نے ہی بتایا ہے جس کا ہم نے اوپر اشارۃً ذکر کیا ہے۔ پس تمام ایسے مسلمانوں کو جن کے اندر خدمت اسلام کی تڑپ موجود ہے۔ یہ چاہیئے کہ وہ اس علاج کی طرف رجوع کریں جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے مقدر فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں اشاعت و ترقی اسلام کا علاج مختلف جمعیتیں یا گروہ بنانا یا ان میں شامل ہونا نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مسیح موعود و مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہونا اور منظم ہو کر اس کی ہدایات کے مطابق خدمت اسلام کرنا ہے۔ —— جو مسلمان اس کے خلاف کرے گا۔ وہ ہرگز کامیابی کا منہ نہیں دیکھے گا۔ کیونکہ اس زمانہ میں یہ خدائی منشاء اور تقدیر کے خلاف ہے۔ اگر بندوں کی بنائی ہوئی جماعتوں نے اشاعتِ اسلام کرنا تھی تو پھر کسی مسیح یا مہدی کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔

الٰہی سُنّت کا ظہور

اسلام کے اس نازک اور سخت ضرورت کے زمانہ میں جب کہ ایک طرف اندرونی اختلافات شدت اختیار کر گئے تھے اور دوسری طرف غیر اقوام اسلام پر نئے نئے اعتراضات کر کے حملہ آور تھیں۔ اور تیسری طرف اشاعت اسلام کے وہ سامان میسر تھے جو پہلے زمانوں میں کبھی میسر نہ تھے اللہ تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت پر اسلام کی دستگیری فرمائی اور اپنی سنت جاریہ کے مطابق جبکہ دنیا ظهر الفساد فی البر والبحر کا مصداق بن چکی تھی اپنی سنت کو تازہ کرتے ہوئے عین وقت پر اپنے وعدہ کے مطابق قادیان کی مقدس بستی سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چودھویں صدی کے سر پر مبعوث فرمایا اور گزشتہ صدیوں کی طرح اس صدی میں بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان پورا ہوا۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علٰی رأس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد وجلد مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا کرے گا جو آ کر دین اسلام کی تجدید و اشاعت کیا کرے گا۔ چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ سے حکم پا کر دنیا کے سامنے اعلان فرمایا کہ۔

۱۔ ”اب بالآخر یہ سوال باقی ہے کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و عنایت سے امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔“

(ضرورۃ الامام)

۲۔ ”مجھے اس خدائے کریم کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے۔ کہ میں اسی کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کرے۔ جس کا اس نے ارادہ کیا ہے“ (اربعین)

۳۔ ”میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصلہ ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے۔ اور ایک دفعہ اب بھی اس پرچہ میں اسی خدائے تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفی باللہ شھیدا (باقی)

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

راولپنڈی

مؤرخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۸ء اتوار بوقت پانچ بجے بعد از نماز عصر مسجد احمدیہ واقعہ مری روڈ راولپنڈی میں جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت منعقد ہوا۔ جلسہ ہذا کی منادی بذریعہ اشتہارات کی گئی۔ سٹیج کو جھنڈیوں اور مختلف خوشنما قطعات سے مزین کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم یمین المیامن صاحب نے کی اور نظم رشید احمد صاحب بھٹی اور ملک حمید علی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی بعد ازاں مکرم مولوی محمد شفیع صاحب صاحب اشرف نے بعنوان "آنحضرت صلعم کی سوانح حیات کا تاریخی خاکہ" مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد و مربی سلسلہ احمدیہ نے "کامل اسوہ حسنہ" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آنحضرت صلعم کی سیرت و حیات طیبہ کے پانچ اہم پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا۔

ازاں بعد مکرم بشیر احمد صاحب دہلوی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض منتخب کردہ چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

تیسری تقریر مکرم مسعود احمد خانصاحب وائس پرنسپل احمدیہ کالج کماسی (غانا) مغربی افریقہ نے دی۔ آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے بعض درخشندہ واقعات پیش کئے۔

آخری تقریر صدر جلسہ نے "آنحضرت صلعم کی بے غرض محبت" کے موضوع پر کی اور نہایت عمدہ انداز میں حضور صلعم کی نسل انسانی سے بے لوث اور بلا امتیاز رنگ و بو محبت کے چند تاریخی واقعات بیان فرمائے خداتعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حاضری جلسہ خوش کن تھی۔

مہر محمد قریشی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد

سیالکوٹ شہر

مؤرخہ ۷-۹-۵۸ کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ میں ہمارے دو معزز دوست جناب حافظ محمد امین صاحب امامی ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ سیالکوٹ اور جناب مولوی عبدالکریم صاحب آف جہلم مہار (سابق خطیب جامع مسجد گوردا سپور) بھی تشریف لائے اور انہوں نے رسول پاک علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تقاریر فرما کر حاضرین کو مستفید فرمایا

صبح سوا چھ بجے زیر صدارت مکرمی بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی

تلاوت و نظم کے بعد عزیز بشیر احمد (پسر قاضی علی محمد صاحب) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مصلحین عالم میں کیوں ممتاز ہیں؟ کے موضوع پر تقریر کی۔ سعید احمد صاحب انور انچارج احمدیہ لائبریری نے بعض واقعات پیش کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی شجاعت اور بہادری کو بیان کیا۔

بعد ازاں محترم جناب سید اجمد علی شاہ صاحب زعیم انصار اللہ نے دنیا کی مشکلات کا حل حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

آپ کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب آف جہلم مہار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت بیان فرمائی اور تلقین کی کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم اور نمونہ کے مطابق آپس میں محبت اور پیار سے رہنا چاہئیے۔

بعد ازاں جناب حافظ محمد امین صاحب امامی ایم۔اے۔ایل ایل بی ایڈووکیٹ سیالکوٹ نے تقریر فرمائی۔ آیت "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین" کی روشنی میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے دس نمایاں امتیازی پہلو بیان فرما کر ثابت فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور مصلحین عالم سے امتیازی مقام رکھتے ہیں

آخری تقریر محترم قاضی علی محمد صاحب سابق خطیب جامعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ کی تھی۔ آپ نے "سیدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں" کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے بتایا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو دنیا پر ظاہر کرنا اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کی اشاعت کرنا تھا۔ آپ کا ہر قول اور فعل اخلاق محمدیہ کا کامل نمونہ تھا

(ارشاد علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ملتان شہر

مؤرخہ ۷-۹-۵۸ بوقت ۹ بجے رات احمدیہ ہال حسین آگاہی میں زیر صدارت چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر، جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مولوی محمد الدین صاحب مربی نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بچپن کا نمونہ اور جوانی کا نمونہ بتایا نیز یہ کہ فتح مکہ کے وقت اپنے خونخوار دشمنوں کو عام معافی دے کر نہایت اعلےٰ نمونہ پیش کیا۔ کشتی نوح سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات پڑھ کر سنائے۔ مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک کے چند ایک واقعات بیان کئے۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔

محمد سعید
سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملتان شہر

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

مؤرخہ ۷ ستمبر جلسہ سیرۃ النبیؐ ملتان چھاؤنی میں لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی نے ادا کئے تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ متعدد مضامین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھے گئے۔ جس میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات کے واقعات بیان کئے گئے۔ درثمین اور کلام محمود سے آپ کی شان میں نظمیں پڑھی گئیں۔ تقریباً سب احمدی خواتین نے شرکت کی۔ چند ایک غیر احمدی عورتیں بھی جلسہ میں شامل ہوئیں

محمودہ بیگم
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

لائل پور

سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ مسجد احمدیہ میں بعد از نماز مغرب زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور شہر و ضلع منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد ملک حمید احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور تکمیل شریعت اور تکمیل اشاعت شریعت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ شیخ محمد اکرم صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک کفار مکہ کے ساتھ پر تقریر کی، بعض مشہور واقعات بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آنحضرت صلعم کا سلوک نہایت بلند اور اعلےٰ درجہ کا تھا۔

بعدہٗ ملک عبداللطیف صاحب نے نبی کریم صلعم کا حسن سلوک ازواج سے ثابت کیا اس کے بعد عبدالرشید صاحب ... نے نبی کریم صلعم کا سلوک غیر مسلموں کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ شیخ عبداللطیف صاحب نے نبی اکرمؐ کی جنگوں کا فلسفہ بیان کیا اور ثابت کیا کہ آپ کی جنگیں محض دفاعی تھیں۔

اس کے بعد چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے نبی کریم صلعم کی صفت "خاتم النبیین" پر تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا کہ نبی اکرم صلعم کی پیروی ہی اب خداتعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

اس کے بعد آخر پر شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے صدارتی تقریر میں ثابت کیا کہ اسلامی شریعت قیامت تک کے لئے کامل شریعت ہے۔ سورہ جمعہ کی آیت "وآخرین منھم" کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام کی زندگی اور اشاعت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر کر دی ہے۔ اور یہی زمانہ تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔ مستورات بھی کافی تعداد میں تشریف لائیں۔

فضل کریم
سیکرٹری اصلاح و ارشاد شہر لائلپور

نرائن گنج (مشرقی پاکستان)

مؤرخہ ۷ ستمبر بوقت ۵ بجے شام زیر صدارت صاحبزادہ محترم مرزا ظفر احمد صاحب نرائن گنج انجمن احمدیہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔

منشی عبدالخالق صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور بھائی عبدالرحیم صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی انور علی صاحب نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ازاں بعد مولوی ظل الرحمن صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم امن کے متعلق ایک جامع تقریر فرمائی۔ اس کے بعد وحید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے توکل علی اللہ پر روشنی ڈالی۔ جناب رحمان اللہ سکدار صاحب نے گھریلو زندگی اور ہمسایہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی تعلیم پیش کی۔

بالآخر صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور زندگی اقوام عالم میں پیش کی جائے۔ اور آنحضرت صلعم کے متعلق غیر اقوام میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں انہیں دور کیا جائے۔ کافی تعداد میں غیر احمدی احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ دعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور جلسہ برخاست کیا گیا

ابو الخیر محمد محب اللہ عفی عنہ مربی سلسلہ احمدیہ
نرائن گنج مشرقی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارھواں (پاکستان میں دسواں)
سالانہ اجتماع
۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ۔
بروز جمعہ ہفتہ اتوار
خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ — پوری شان سے — مقررہ تاریخوں میں —
اپنے مرکز ربوہ میں — منعقد ہو رہا ہے — مستقل پروگرام مثلاً علمی مقابلے — ورزشی مقابلے — شوریٰ — تلقین عمل —
انتخاب نائب صدر ہونگے۔ سب سے اہم اور ضروری حصہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا
اپنے خدام سے خطاب
ہے۔ اس موقعہ پر خدام اپنے آقا کے قریب ہو کر حضور کے ارشادات سے مستفید ہوں گے۔
خدام اپنے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں — پوری تیاری کے ساتھ —
ضروری سامان کے ساتھ شامل ہوں۔ پورا سامان ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ آپ اس عظیم الشان
تقریب کی برکات سے محروم رہ جائیں پس مکمل تیاری اشد ضروری ہے۔
سالانہ اجتماع میں شمولیت کیوں ضروری ہے
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-
"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔
افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ
کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور
خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا
کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔"
(تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۴۱ء)
نواں اجتماع ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء دارالرحمت ربوہ
دسواں اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء دارالرحمت ربوہ
گیارھواں اجتماع ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء دارالرحمت ربوہ
بارھواں اجتماع ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۲ء دارالرحمت ربوہ
تیرھواں اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء دارالرحمت ربوہ
چودھواں اجتماع ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء دارالبرکات ربوہ
پندرھواں اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء دارالبرکات ربوہ
سولھواں اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء دارالبرکات ربوہ
سترھواں اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء دارالبرکات ربوہ
اٹھارھواں اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء دارالبرکات ربوہ
الداعی:- خاکسار سید داؤد احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

مدرسہ تعلیم الاسلام محلہ سنت پورہ۔ لائل پور

مودودی کے بارے میں حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ خلیفہ ارشد حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری کا فتویٰ

سوال از عبد الرحمٰن راولپنڈی مکرم و محترم حضرت مولانا دام ظلکم۔ سلام مسنون جناب کو معلوم ہے کہ مودودی لوگ عوام خواص کو یہ کہکر بہکاتے ہیں کہ ہماری جماعت اسلام کی صحیح نمائندگی کرنے والی اور با اصول جماعت ہے۔ لہٰذا قوم کو چاہیئے کہ ہمیں الیکشن میں کامیاب بنا دے۔ ہماری جماعت صالحین کی جماعت ہے۔ غرض اس قسم کی باتیں کر کے عام مسلمین کو اپنے دام میں پھنساتے ہیں ہم حیران ہیں کہ کس جماعت کا ساتھ دیں؟ ۱۹۵۱ء کے اسمبلی کے الیکشن کے موقعہ پر آنجناب نے بروقت متعدد تحریریں (اشتہارات و رسائل) شائع فرما کر مسلمانوں کو مودودی فریب کاری سے بچایا تھا۔ جب کہ بہت سے علماء بھی ان کے دام تزویر میں آگئے تھے۔ اللہ تعالیٰ جناب کو اجر دے گا۔

الجواب از حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ مثل مشہور ہے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ جو شخص تجربہ شدہ چیز کا تجربہ کرتا ہے وہ ندامت اٹھاتا ہے۔ مودودی اور اس کی جماعت کی سیاسی قلابازیاں اور ان کا دینی رخ تحریک ختم نبوت اور تحقیقاتی عدالت میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی دینداری (قوم اور مذہب سے غداری) اور موجودہ دور میں ان لوگوں سے معاہدات کرنا جن کو اس سے قبل فساق، فجار بے دین خارج از اسلام قرار دیتے رہے۔ یہ ان کے با اصول جماعت ہونے کے واضح دلائل ہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ مرزائیت اور مودودیت، الحاد اور گمراہی کے دو عنوان ہیں مودودیت، مرزائیت میں داخل ہونے کے لئے چور موری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی جس قدر توہین مودودی صاحب نے کی ہے اس میں وہ قادیانی متنبی سے پیچھے نہیں۔ سالہا سال کے تجربہ کے بعد بھی اگر مسلمان مودودیوں کے پھندے میں آئیں گے۔ تو ایسی عقل پر رونا چاہیئے۔ لہٰذا مودودیوں سے میل جول۔ ربط۔ ضبط رکھنا۔ ان کی امداد کرنا ان کا لٹریچر شائع کرنا انتخاب میں ان کی معاونت کرنا انتخاب میں ان کی معاونت کھلی بے دینی ہے۔ مودودی صاحب کا اسلام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے بالکل الگ ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ مسلمان علمی و حقانی کا اتباع کر کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو تقویت دیں۔ والسلام

(محمد عفا اللہ عنہ۔ لائل پور)

(ترجمان اسلام ۱۰ ستمبر ۵۸ء۔ لائلپور)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵½									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵½									

نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل مینیجر)

مراسلات

غدار قوم

جواب دعوت نامہ شمولیت اجتماع

۹-۱۰ ستمبر رحیم یار خاں جس میں مودودی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ بنام امیر جماعت مودودی ضلع رحیم یار خاں

غلام غوث صمدانی صاحب وعلیکم السلام خلاصہ یہ ہے کہ مودودی جیسے گمراہ اور شر پسند لیڈر اور خائن و غدار قوم اور انبیاء علیہم السلام پر عدم اہتمام حجۃ کے الزام لگانے والے اور اکابر علماء اسلام کو مرتکب کبیرہ گناہ کہنے والے اور متعہ کو شیعوں کی طرح حلال سمجھنے والے اور حدیث کو پرویز کی طرح محض صحت گمان کہہ کر علم الیقین ہونے سے انکار کرنے والے اور اسلاف نے جو کچھ دین سمجھا ہے۔ اس کو غیر معتمد علیہ بنانے والے یعنی بنی اسرائیل کی طرح احکام دین کو اپنے ناقص عقل سے سمجھے بغیر نہ ماننے والے اور جمع بین الاختین کو حلال سمجھنے والے اور ایام قحط میں چور کے ہاتھ کاٹنے کو ظلم کہنے والے یعنی معترض علی اللہ اور تعزیر سننا گناہ کبیرہ ہے اور اس کے پیچھے یا اس کی جماعت میں سے کسی کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے لہٰذا شمولیت سے معذور سمجھیں۔ ملاقات البتہ الایام یا مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ جہاں بھی مناسب سمجھیں وہاں پر حاضر ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ بشرطیکہ کم از کم سات

روگ کا سوگ نہ کر

دمہ کی بیماری سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کا فوری علاج کرنا چاہیئے۔ اس مہلک بیماری کا ایک روزہ علاج صرف دسہرہ کرپور نمائش کو ہمارے ہاں سرشیر رو ڈ میں کئی سالوں سے متواتر کیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ دمہ کی دوائی ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء بمقام منگلور کھلائی جائے گی جس کے ایک ہی مرتبہ استعمال کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ پرانا دمہ۔ ضیق النفس اور بلغمی کھانسی جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست اس بیماری میں خواہ کتنے ہی عرصہ سے تکلیف میں ہو تو اطلاع پہنچا دیں مریض اور اس کے خدمت گاروں کے قیام و طعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ علاج کے خواہشمند آج ہی صرف ایک خط لکھ کر ہم سے ہدایات طلب کریں نثار احمد منگوہی سٹیشن سرشیر روڈ۔ ضلع لائلپور

زن نے بیشتر اطلاع بر نقطہ اسلام نظم نائب امیر جمعیۃ العلماء اسلام ضلع رحیم یار خاں بستی موہیانوی مدرس مدرسہ شمس العلوم کان اللہ لہ از طرف حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم

. . . .

. . . .

. . . . بستی

مولوی صاحبان (مولوی) صالح محمد صاحب (مولوی) محمد عیسٰے صاحب (مولوی) قمر دین صاحب نمبردار موضع اکبر آباد و سرپنچ پنچایت (مولوی) محمد ابراہیم صاحب نمبردار موضع عبد الرحمان بستی موہیاں (مولوی) غوث بخش صاحب (الحاج مولوی) سعید احمد صاحب زبیدہ البستی موہیاں “

(ترجمان اسلام لاہور ۱۰ ستمبر ۵۸ء)

مالنکوف نے خودکشی کر لی

لنڈن ۱۲ ستمبر ڈیلی ایکسپریس نے یہ خبر شائع کی ہے کہ روس کے سابق وزیر اعظم جارجی مالنکوف نے تقریباً گیارہ ہفتے قبل اگست کا ہو گورسک میں خودکشی کر لی کیونکہ روس کے ایک بہت بڑے مقدمہ میں انہیں مرکزی کردار بنایا جا رہا تھا۔

ڈیلی ایکسپریس کے ماہر امور روس مسٹر سٹیفی کانسٹینٹ نے لکھا ہے کہ انہیں یہ اطلاع ایک معتبر ذریعہ سے ملی ہے۔

ڈیلی ایکسپریس کی خبر میں کہا گیا ہے کہ مالنکوف پر زبردست دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ وہ مقدمہ کی سماعت کے دوران میں اقبال کر لیں کہ انہوں نے روس کی ہیلکٹر یوں خصوصاً ضروری اشیاء کی صنعتوں کو سبوتاژ کیا تھا۔

کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت سے عراقی وزیر اعظم کا گریز

"تنازعہ کشمیر کے تصفیے میں عوام کی فلاح و بہبود پیش نظر رہنی چاہئے"

بغداد ۱۳ ستمبر عراق کی انقلابی حکومت کے وزیر اعظم بریگیڈیر عبدالکریم قاسم نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا تصفیہ بھارت اور پاکستان کو پر امن ذرائع سے کرنا چاہیئے اور اس سلسلے میں یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ کشمیری عوام کا فائدہ کس بات میں ہے۔

وزیر اعظم عراق نے یہ بات گزشتہ روز ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے خاص نمائندے سے ایک انٹرویو کے دوران کہی۔ بریگیڈیر قاسم نے اس سوال کا براہ راست جواب دینے سے گریز کیا کہ آیا عراق کی نئی حکومت کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتی ہے۔ آپ نے کہا "کشمیر کا مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اور اس قسم کے مسائل کو حل کرنے کے لئے صبر و تحمل سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ایسے مسائل صرف اس صورت میں حل ہو سکتے ہیں جب متعلقہ فریقین خیر سگالی اور باہمی مفاہمت سے کام لیں۔

(یہ امر قابل ذکر ہے کہ عراق کی سابق حکومت تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان کے موقف کی مکمل حمایت کرتی تھی اور اس نے بارہا واضح طور پر کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے حصول کے لئے ریاست میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی غیر جانبدارانہ اور آزاد استصواب کرانے کی ضرورت پر زور دیا تھا)

معاہدہ بغداد کی رکنیت کے متعلق ایک سوال پر بریگیڈیر قاسم نے کہا کہ ابھی اس سلسلے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق پورے غور و خوض کے بعد ہی کوئی قدم اٹھایا جائے گا

اخباری نمائندے نے بریگیڈیر قاسم سے پوچھا "کیا یہ کہنا درست ہے کہ ۱۴ جولائی کو عراق میں شہنشاہیت کے خاتمے کے بعد عملی طور پر عراق معاہدہ بغداد کا رکن نہیں رہا ہے؟ اس پر عراقی وزیر اعظم نے جواب دیا کہ معاہدہ بغداد کے ساتھ عراق کے تعلقات کا ابھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

بریگیڈیر قاسم نے عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کے آئندہ تعلقات کے بارے میں بھی سوال کا براہ راست جواب دینے سے گریز کیا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا کہ آیا دونوں ملکوں میں فیڈریشن یا کنفیڈریشن قائم کرنے کے سوال پر کوئی بات چیت ہوئی ہے

اس پر بریگیڈیر قاسم نے کہا کہ عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کے عوام بھائی بھائی ہیں۔ اور وہ دونوں پہلے ہی بڑے خلوص کے ساتھ ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر ان کے درمیان کسی قسم کی بات چیت ہو بھی تو اس کا نتیجہ یہی نکلے گا۔ یعنی ہر معاملے میں ایک دوسرے سے انتہائی حد تک تعاون

اسلامی ملکوں کے اتحاد کے متعلق ایک سوال پر عراقی وزیر اعظم نے کہا کہ ہم مسلمان ملکوں کے درمیان تعاون کا ہر صورت میں خیر مقدم کریں گے خواہ یہ ملک عرب ہوں یا غیر عرب۔

اس نکتہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہماری پالیسی دنیا کے ہر ملک کے ساتھ دوستی و تعاون کی خواہش پر مبنی ہے۔ اور اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ہر شعبہ عمل میں بلالحاظ قومیت و مذہب انسانی جذبہ کارفرما رہے۔ اور مختلف قومیں ایک دوسرے سے تعاون کر سکیں۔

مشرق بعید اور امریکی پالیسی

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ مشرق بعید میں دوسروں کو خوش کرنے کی پالیسی پر عمل نہیں کرے گا۔ آپ نے آبنائے فارموسا کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کو ایک بار پھر مسلح جارحانہ کارروائی کا اندیشہ ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ کمیونسٹ چین صرف کیماے اور ماتسو کے جزیروں پر قبضہ کر کے چپ ہو کر بیٹھ جائیگا۔ صدر آئزن ہاور نے کہا کہ کیماے اور ماتسو پر موجودہ بمباری کمیونسٹ چین کی طرف سے مسلح ملک گیری کی مہم کا ایک حصہ

صدر آئزن ہاور نے توقع ظاہر کی کہ مشرق بعید کی موجودہ صورت حال جنگ پر منتج نہیں ہوگی۔ تاہم آپ نے کہا کہ اس علاقے میں امریکہ دوسروں کو خوش کرنے کی پالیسی ہرگز نہیں اپنائے گا۔

بدعنوانیوں سے متعلقہ قوانین کا جائزہ لینے کیلئے جلد جج مقرر کر دیا جائیگا

کراچی سے لاہور پہنچنے پر وزیر اعلیٰ نواب مظفر علی قزلباش کا بیان

لاہور ۱۳ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ نواب مظفر علی قزلباش نے کل دوپہر صوبائی دارالحکومت میں اعلان کیا کہ ناجائز سرمایہ اندوزی سے متعلقہ موجودہ قوانین کا جائزہ لینے کے لئے چند دن میں ہائی کورٹ کے ایک جج کا تقرر عمل میں آجائے گا

آپ نے کہا کہ قومی اسمبلی کی تمام پارٹیوں کے لیڈروں کے حالیہ فیصلہ کے مطابق یہ فاضل جج متذکرہ نوعیت کے رائج الوقت قوانین کا جائزہ لینے کے بعد ان کے مؤثر یا غیر مؤثر ہونے کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے۔ اور پھر اس رپورٹ کی روشنی میں سیاسی لیڈروں، سرکاری افسروں اور دوسرے لوگوں کی ناجائز دولت کی پڑتال کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

نواب مظفر علی قزلباش کراچی میں دس بارہ روز قیام کرنے کے بعد بذریعہ تیز گام کل دوپہر لاہور پہنچے ہیں۔